

باب ۶

آخذ کا مفہوم اور اولین و ثانیوی آخذ میں فرق

باب ۶

ماخذ کا مفہوم اور اولین و ثانوی ماخذ میں فرق

ماخذ کا مفہوم

ماخذ کا اطلاق ان ذرائع پر ہوتا ہے جن سے کسی بھی زیر تحقیق موضوع کی تکمیل کے لئے مواد اخذ کیا جاتا ہے۔ ماخذ کو مصادر یا منابع یا مراجع بھی کہتے ہیں۔ محققین نے ماخذ کے مفہوم کو یوں بیان کیا ہے:

”ماخذ میں وہ کتابیں، رسالے اور تحریریں شامل کی جاتی ہیں جن کا تعلق متن کی اساسیات سے ہوتا ہے، یعنی متن کے مختلف مخطوطے یا مطبوعہ نسخے جو اس کی تیاری، صحت اور تکمیل میں اساسی اہمیت رکھتے ہیں۔ مصادر میں ان ماخذ کو شامل کیا جاتا ہے جن سے مقدمہ اور حواشی کی ترتیب میں مدد لی گئی ہو۔ مراجع میں ایسی کتب کا ذکر آسکتا ہے جن سے توسیعی اور تفصیلی معلومات کی فراہمی میں مزید مدد مل سکتی ہو۔ سب سے پہلے قلمی ماخذ پھر قدیم مطبوعات اور آخر میں بیاضوں اور رسائل وغیرہ کا تذکرہ ہوتا ہے۔ ان سب کی فہرستیں علیحدہ علیحدہ تیار کی جاتی ہیں“ (۱)۔

ماخذ کی اقسام

ماخذ دو طرح کے ہوتے ہیں: اولین (بنیادی) اور ثانوی (عام طور پر تجربے، ذاتی تفتیش و تامل، انٹرویوز، سوال نامے، تحقیقی مقالات و مضامین، خطوط، دائریاں، خود نوشتہ سوانح عمریاں، متن اور ادب کی تخلیقی تحریریں، حکومت، بورڈ، تحقیقی اداروں، دانش گاہوں وغیرہ کی روکدائیں، اخبارات، مخطوطات اور فرامین وغیرہ کو بنیادی ذرائع (ماخذ) میں شمار کیا جاتا ہے۔ تحقیق میں جن حقائق کو دریافت کیا جاتا ہے، ان کے لیے بنیادی ماخذ حوالہ بہم پہنچاتے ہیں“ (۲)۔

جہاں تک ثانوی مآخذ کا تعلق ہے تو ان میں وہ کتب، مقالات، یا ریکارڈز شامل ہوتے ہیں جن میں واقعات و حقائق سے متعلقہ معلومات کو واقعات میں شریک ہوئے بغیر اور حقائق کا مشاہدہ کیے بغیر ہی درج کر لیا جاتا ہے۔ ”اگر کوئی مصنف کسی دوسرے مصنف کا اقتباس پیش کرتا ہے تو یہ ثانوی مصادر میں شمار ہوگا۔ نصابی کتب، جنتریاں، دائرۃ المعارف اور اطلاعات کے ایسے ہی خلاصے ثانوی مصادر گئے جاتے ہیں“ (۳)۔

اصول

ثانوی مآخذ سے استفادہ کرنے کے لیے فن تحقیق کے ماہرین کے وضع کردہ اصولوں میں سے کچھ یہ ہیں :

- ۱۔ ثانوی مآخذ پر اصل مآخذ کو ترجیح دیجئے۔ یعنی اگر کسی نے بیشتر کی کتاب یا تحریر کا حوالہ دیا ہے تو بہتر ہے کہ اصل مآخذ کو دیکھ لیجئے۔ بعض اوقات ثانوی حوالے میں کوئی بات غلط ہو سکتی ہے نیز اصل مآخذ میں کوئی مزید معلومات مل سکتی ہیں۔۔۔۔۔
- ۲۔ اگر کسی ثانوی کتاب یا مضمون میں کسی پہلے کی کتاب کا کوئی حوالہ یا اقتباس ہے اور آپ یہ حوالہ ثانوی کتاب سے لیتے ہیں تو یہ ہرگز ظاہر نہ کیجئے کہ آپ نے حوالہ اصل کتاب سے لیا ہے، بلکہ ثانوی مآخذ کے حوالے سے لکھیے۔ اگر ایسا نہیں کریں گے تو کسی بھی موقع پر غلطی پکڑی جائے گی اور آپ کو شرمندگی ہوگی۔ نہ بھی ہو تو یہ اخلاقیات تحقیق کے منافی ہے کہ مآخذ چھو، حوالہ کسی دوسرے مآخذ کا دیا جائے۔۔۔۔۔
- ۳۔ کسی دوسری کتاب یا مضمون کے اردو ترجمے کا حوالہ دینا ہے تو اصل مآخذ کو دیکھ لیجئے۔۔۔۔۔ (۴) کیونکہ ترجمہ ثانوی مآخذ میں شمار ہوتا ہے۔

معتبر مآخذ

ماہرین تحقیق نے معتبر مآخذ طے کرنے کے درج ذیل اصول بتائے ہیں:

- ۱۔ جس مآخذ سے سب سے زیادہ معلومات ملتی ہیں وہ بہتر ہے۔
- ۲۔ جو مواد کئی کتابوں میں ملتا ہے وہ زیادہ اہم ہے۔

www.KitaboSunnat.com

- ۳۔ غور کیجئے کہ آپ کے موضوع کے میدان میں کون سا مصنف بہترین ہے۔
- ۴۔ جس کتاب سے آپ مواد لے رہے ہیں اس کے بارے میں طے کیجئے کہ یہ کتنی معتبر ہے۔
- ۵۔ کتاب کے اسلوب سے اس کے پایہ اعتبار کے بارے میں اندازہ ہوتا ہے (۵)۔

فرق

مذکورہ بالا سطور میں اولین اور ثانوی مآخذ میں کیفیت و نوعیت کے اعتبار سے فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ (اس فرق کو اسی اعتبار سے دستاویزی (تاریخی) تحقیق کے حوالے سے ذرا وضاحت کے ساتھ بعد میں بیان کیا جائے گا۔ مگر جہاں تک بنیادی و ثانوی مآخذ میں واضح طور پر فرق اور حد فاصل قائم کرنے کا تعلق ہے تو ماہرین تحقیق نے اسے مشکل معاملہ قرار دیا ہے، چنانچہ ڈاکٹر احسان اللہ کہتے ہیں کہ: ”یہ امر ذرا مشکل ہے کہ کسی مآخذ کے ابتدائی اور ثانوی ہونے کے مابین واضح حد فاصل کا تعین کیا جاسکے“ (۶)۔

ہاں ایک ہی چیز ایک موضوع کے لیے اولین اور دوسرے کے لیے ثانوی مآخذ ہو سکتی ہے اور حیثیت کا یہ تغیر اصل میں تحقیقی موضوع کی کیفیت و نوعیت پر مبنی ہے، یعنی تحقیقی عمل کی نوعیت سے مصادر کی نوعیت تبدیل ہو جاتی ہے، چنانچہ سید جمیل احمد رضوی لکھتے ہیں:

”..... بعض اوقات تحقیق کی نوعیت سے مصادر کی نوعیت بدل جاتی ہے۔ مثلاً نصابی کتابوں کو ثانوی مصادر میں شمار کیا جاتا ہے، لیکن اگر کوئی محقق شعبہ تعلیم میں نصابی کتب کی ترتیب و تدوین پر کام کر رہا ہو تو اس صورت میں نصابی کتابیں ثانوی کی بجائے بنیادی مآخذ کی حیثیت اختیار کر جائیں گی“ (۷)۔

مآخذ کی اہمیت

- ۱۔ مآخذ خواہ بنیادی ہوں یا ثانوی ان کی اہمیت مندرجہ ذیل نکات کی حامل ہوتی ہے:
- ۱۔ مآخذ کے بغیر نئے حقائق کو منظر عام پر نہیں لایا جاسکتا۔

- ۲۔ مآخذ کے بغیر مستند اور معروضی نوعیت کی حامل تحقیق ممکن نہیں۔
- ۳۔ مآخذ کے بغیر فہرست کتب، تصحیح و تدوین متن، حواشی و تعلیقات، اقتباس اور حوالے کا اندراج جیسے تحقیقی اقدام اٹھانا ممکن نہیں۔
- ۴۔ مآخذ کے بغیر تحقیق میں شامل جعل سازی یا سرقہ کی نشاندہی کرنا ممکن نہیں۔
- ۵۔ مآخذ کے بغیر قدیم معلومات اور روایات کی دریافت ممکن نہیں۔
- ۶۔ مآخذ کے بغیر کسی دو شخصیات، نظریات، گروہ یا اداروں کے مابین تقابلی جائزے اور کسی شخصیت کی کیس سٹڈی جیسے طریقہ کار میں بیانیہ تحقیق کا کام ممکن نہیں۔
- ۷۔ مآخذ کے بغیر کسی قسم کی تحقیقی صلاحیتوں اور کارناموں پر روشنی نہیں ڈالی جاسکتی (۸)۔